

## افکار و تاثرات

برادر محترم مولانا راشد الحق حقانی سمیع صاحب۔

السلام علیکم! مزاج شریف۔ سفر عمرہ مبارک ہو آپ واپس ہوں گے تو

ع پاؤں پڑیں گے میرے تحریر کے ٹکڑے ماہنامہ الحق نومبر کا ادارتی کالم مبارک ہو ”عراق و افغانستان امریکہ کے قبرستان“ سے ہم گنہگاروں کو بھی تسلی، اطمینان خاطر اور نور امید حاصل ہوا۔ جزاک اللہ کے جسم باز کردی۔ نیز تبصرہ کا کام خود شروع کرنے اور وقت دینے پر حد یہ تبریک قبول فرمائیے۔ پھر ”واقعات حیرت انگیز امام ابوحنیفہ“ پر جاندار جامع اور شاندار تبصرہ و تعارف پر دلی شکریہ۔ تبصرے کے کالم میں بھی انداز تحریر میں حضرت والد گرامی کارنگ چھلکتا ہے۔ الولد سرا لایہ۔

والسلام

(مولانا) عبد القیوم حقانی۔ مدیر ماہنامہ

”القاسم“ و مہتمم جامعہ ابو ہریرہ نوشہرہ

محترم مدیر ماہنامہ ”الحق“ السلام علیکم! عالم اسلام کی صورتحال کے پیش نظر اور افغانستان، عراق، کشمیر و فلسطین کے حالات اور جسد مسلمین پر لگنے والے استعماری زخموں سے رستے ہوئے خون کو دیکھ کر دل اگر چہ افسردہ ہے اور عید کی خوشیاں مناتے یا اس پر دوستوں کو عید مبارک دیتے شرم محسوس تو ہوتی ہے لیکن رونے و کف افسوس ملنے سے بھی کبھی مسائل حل ہوئے ہیں؟ پھر مایوسی بھی تو منع ہے۔ ایک حوصلہ اور ڈھارس آپ جیسے قابل احترام اور علمی درد رکھنے والے علماء کا امت میں وجود ہے اور اس کو محسوس کر کے کہا جاسکتا ہے کہ شاید قدرت ابھی ہم سے اتنی ناراض نہیں ہوئی کہ ہمیشہ کیلئے ہمارا وجود گوارا نہ رہے۔ بازیابی کا شاید ابھی امکان باقی ہے آپ کے ”الحق“ میں ادارے اور علمی درد سے لبریز تحریریں دیکھ کر دل کو حوصلہ آ جاتا ہے۔ عقیدتوں محبتوں اور احترام کے بے پناہ جذبات کے ساتھ جناب والا اور دارالعلوم کے جملہ احباب اور قارئین ”الحق“ کی خدمت میں بہت بہت عید مبارک ہو۔ عالم اسلام کے استحکام اس کے مسائل کے حل اور اسلامی تعلیمات کے فروغ و ابلاغ کیلئے آپ کی اور دارالعلوم کی گرفتار خدمات خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو مزید نافع بنائے۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی خدمت میں دست بستہ سلام

نیاز پیش فرمادیں۔ فقط والسلام مع الاحترام ..... نذر جنات خان ضلع خوشاب

مکرمی جناب! السلام علیکم: مزاج گرامی

ماہنامہ ”الحق“ اکوڑہ خٹک کے شمارہ ماہ رمضان ۱۴۲۲ھ مطابق نومبر ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر محمود الحسن عارف کام مضمون سید انور حسین المعروف نفیس رقم نظر سے گزرا۔ مضمون میں ”نفیس رقم“ صاحب کے اجداد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ آپ کا تعلق شاہ محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے ہے اور یہ بتلایا گیا کہ حضرت شاہ محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ گلبرگہ میں مدفون ہیں جو دہلی سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ میں نے اس کی نشاندہی ضروری سمجھی کہ گلبرگہ کے محل وقوع کے متعلق بیان صحت پر مبنی نہیں ہے اور شاید سوایا کسی غلط فہمی کی بنا پر درج کیا گیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ شہر گلبرگہ جنوبی ہند میں سابق ریاست حیدر آباد کن میں شہر حیدر آباد سے تقریباً 120 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گلبرگہ ریاست کا صوبائی صدر مقام بھی رہا ہے، یہاں ہر سال حضرت شاہ محمد بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ۱۶ ذیقعد کو منعقد ہوتا ہے اور ریاست میں عام طور پر قمری سال کے گیارہویں مہینہ کو ذیقعد کی بجائے بندہ نواز کا مہینہ ہی کہا جاتا ہے۔ محض معلومات اور ڈاکٹر صاحب کے مضمون کی تصحیح کی خاطر چند سطور آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

نیاز مند..... محمد رفیع الدین

بقیہ صفحہ ۶۳ سے (تبصرہ کتب)

(۵) صحیفہ عمرو بن حزم۔ حضرت عمر بن حزم کو جب حضورؐ نے بخران کا حاکم بنا کر بھیجا تو ایک صحیفہ آپ کو حوالہ کیا جو آپ کی احادیث پر مشتمل تھا اور اسے ابی بن کعب نے لکھا تھا۔ اس میں طہارۃ صلوٰۃ زکوٰۃ حج و عمرہ اور جہاد کے متعلق احادیث درج تھیں۔

(۶) صحیفہ عبداللہ بن مسعود علامہ ابن عبدالمبر نے اپنی کتاب جامع بیان العلم و فضلہ میں نقل کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن مسعود نے ایک کتاب نکالی اور فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ عبداللہ بن مسعود کی لکھی ہوئی ہے۔ اسی طرح صحیفہ جابر بن عبداللہ صحیفہ سرہ بن جندب صحیفہ بن عبادہ اور صحف ابی ہریرہ (ملخصاً از درس ترمذی و ارشاد القاری)۔

زیر نظر کتاب صحیفہ ہمام ابن منبہ وہی مشہور مجموعہ احادیث ہے اور اب مولانا مفتی احتشام الحق صاحب آسیا آبادی نے اس پر تحقیق کی ہے اور اس کی احادیث کی ترجیح کر کے اس کو امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ ابتدائی مقدمہ میں اس صحیفہ کے متعلق انتہائی قیمتی معلومات ہیں اور آخر میں فہارس الاحادیث علی حروف المعجم اور ثبت المصادر و المراجع کا اشارہ دیا گیا ہے۔ مولانا آسیا آبادی اور ان کا ادارہ قابلِ صدمہ بارکباد ہے جنہوں نے یہ علمی خزانہ مرتب اور محقق

فرما کر وقت کی اہم علمی ضرورت پوری کر دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء